

مفتی اعظم مملکت سعودیہ عربیہ

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

کا خصوصی

فتویٰ اور حقائق



ترتیب و تالیف

شیخ ابوعائشہ





محمد بن محمد رفیق



مفتی اعظم مملکت سعودیہ عربیہ

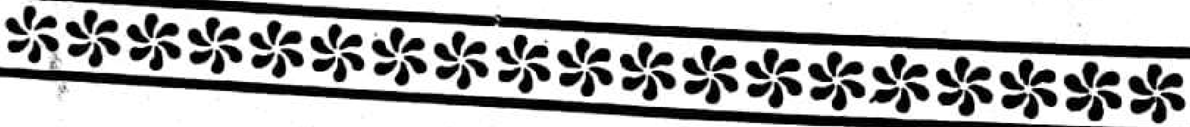
سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ



فتویٰ اور حقائق

ترتیب و تالیف

شیخ ابو عائشہ



مکتبہ بیت السلام مئوناتھ بھنجن یوپی الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وبعد:

دین کی دعوت حسب استطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ فریضہ انہی بنیادوں پر انجام دینا چاہئے جو نبی کریم ﷺ نے قائم فرمائے ہیں۔ کتاب وسنت میں بتائی گئی ہدایات کو نظر انداز کر کے دین کی دعوت کا کام کرنا قطعاً مفید نہیں ہے۔ ملک کے ہر شہر، گاؤں اور محلہ محلہ تبلیغی جماعت کے نام سے جو افراد گھوم رہے ہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھنے کیلئے مساجد میں جمع تو کر لیتے ہیں مگر دین کی بنیادی باتوں سے ناواقفیت کی وجہ سے اصل دعوت کے کام سے دور ہیں۔ تعلیم کے نام پر جس کتاب (فضائل اعمال) کا درس دیا جاتا ہے اس میں دین کے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ توحید کے خلاف بے شمار باتیں موجود ہیں۔ اس لئے ایسی دعوت جس میں عقیدہ توحید اور اتباع سنت جیسی بنیادی اور اہم باتوں کا فقدان ہو وہ کبھی بھی راہِ راست کی طرف نہیں لے جاسکتی۔ اس لیے تبلیغی جماعت سے وابستہ افراد میں عقیدے کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب فضائل اعمال میں موجود ایسی کئی باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے جو عقیدہ توحید کے خلاف ہیں اور کتاب وسنت کے سراسر منافی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے افراد شخصیت پرستی کے دائرے سے باہر نکل کر سنجیدگی سے کتاب وسنت کی روشنی میں اپنے عقائد کی اصلاح فرمالیں تو یقیناً دین کی بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس کتاب کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح فرمادے اور انہیں ہر طرح کے شرک وبدعات سے محفوظ رکھے۔ آمین!

شیخ ابو عبدالرحمٰن (یو۔اے۔ای)

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے مختصر حالات زندگی

آپ کا پورا نام ابوعبداللہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالنور آل باز ہے۔آپ ریاض میں ۱۲/ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ کو پیدا ہوئے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم المرتبت شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، مملکت سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم دارالافتاء کے رئیس اور بے شمار اسلامی اداروں کے سربراہ رہ چکے ہیں۔۱۳۹۰ھ میں آپ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا رئیس بنادیا گیا۔ عصر حاضر میں شیخ ابن باز سے اسلام کو کافی فائدہ پہنچا ہے، پوری دنیا میں ان کے مبعوث کردہ مبلغین اسلام کی شمع کو دنیا بھر میں روشن کئے ہوئے ہیں۔اپنے تمام علمی اور ادارتی مناصب کے ساتھ ساتھ انہوں نے بے شمار مسائل پر قرآن وسنت کی روشنی میں فتوے دیئے ہیں۔ان فتوؤں میں انہوں نے ہمیشہ محدثین کے مسلک کو پیش نظر رکھا اور ہمیشہ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے استدلال کیا ہے۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کے مسائل میں بھر پور دلچسپی لی اور انھیں حل کیا۔آپ اپنی زندگی میں غلط افکار ونظریات اور عقائد کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ دیا۔انہیں میں سے آپ کا ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ جو آپ نے ایک سائل کے جواب میں ۱۴۱۶ھ میں دیا۔شیخ کی زندگی انتہائی مصروف کار اوران کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اوراس کے دین کو پھیلانے کے لئے وقف تھا۔اسلام سے متعلق تقریباً تمام موضوعات پر شیخ کی تصانیف موجود ہیں۔

انہوں نے ایک دفعہ کہا: ''میں نے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ (خادم الحرمین الشریفین کے والد گرامی) کے دور سے لکھنا شروع کیا، اللہ کی قسم! میں نے آج تک جو بھی لفظ لکھا یا لکھوایا وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے تھا''۔شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابوں کو انتہائی پذیرائی حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ سماحۃ الشیخ کی ان محنتوں اور کوششوں کو قبول فرما کر بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنائے۔آمین!

فتویٰ ۔ ۱

سوال: ہم تبلیغی جماعت کے بارے میں اور انکی دینی دعوت کو اکثر سنتے رہتے ہیں۔
میرا سوال جناب شیخ محترم سے یہ ہیکہ اس جماعت میں میری شرکت جائز ہے یا نہیں؟
مجھے امید ہے کہ آپ مجھے میری خیر خواہی کے مد نظر بہتر مشورہ دیں گے اور میری دعا
ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑے اجر سے نوازے۔

جواب: الحمد لله وحده والصلاة والسلام علیٰ رسوله واله وصحبه وبعد۔ ہر شخص جو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دیتا ہے وہ مبلغ ہے۔ نبی ﷺ کی حدیث ہے "مجھ سے جو کچھ سنو اس کو دوسروں تک پہنچادو اگر چہ وہ ایک بات ہی ہو۔
لیکن ہندوستانی تبلیغی جماعت جو معروف ہے تو اس جماعت کی دعوت میں خرافات بہت ہیں اور اس کے علاوہ ان کی دعوت بعض بدعات وشرکیہ باتوں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا اس جماعت کے ساتھ نکلنا جائز نہیں۔ البتہ وہ شخص جس کے پاس علم ہے اگر وہ اس جماعت کے ساتھ نکلتا ہے تا کہ ان کو بدعت اور شرکیہ باتوں سے روکے تو اس کا نکلنا جائز ہے۔ لیکن اگر وہ اس جماعت کے ساتھ مکمل متفق ہو کر نکلتا ہے تو یہ نا جائز ہے۔ اور اگر "بستی نظام الدین اولیاء" ہندوستان کی اس تبلیغی جماعت کے علاوہ کوئی اور تبلیغی جماعت ہو جس کے پاس علم وبصیرت ہو اور وہ صحیح دین کی تبلیغ کے لئے نکلتی ہو تو ایسی جماعت کے ساتھ نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) شرکیہ اعمال یا فضائل اعمال ۔ از عطاء اللہ ڈیروی، شارجہ (دبئی)

تبلیغی جماعت کی تعلیمات ودعوت

تبلیغی جماعت کی تعلیمات ودعوت دو کتابوں پر منحصر ہے۔

جلد اول فضائل اعمال۔۔۔۔جلد دوم فضائل صدقات۔

جلد اول کے ابواب: (۱) حکایت صحابہ (۲) فضائل نماز (۳) فضائل ذکر (۴) فضائل رمضان (۵) فضائل قرآن مجید (۶) فضائل درود شریف وغیرہ۔

جلد دوم کے ابواب: (۱) فضائل صدقات (۲) فضائل حج

ان دونوں کتابوں کے لکھنے والے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ہیں۔ان کی پیدائش کاندھلہ مظفر نگر میں ۱۳۱۵ھ کو ہوئی، یہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد الیاس (حضرت جی)(۱) کے داماد اور بھتیجے ہیں۔ان کی لکھی ہوئی ۱۲۰/ کتابیں ہیں جس میں سب سے پہلی کتاب تاریخ مشائخ چشت ہے اور تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس کے بار بار اصرار پر پیارے داماد نے چلت پھرت والی جماعت کے لئے دو کتابیں لکھیں فضائل اعمال اور فضائل صدقات، دونوں کتابیں تبلیغی جماعت کی تعلیمات کے لئے پوری دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں۔تبلیغی جماعت والے بڑے فخر سے یہ بات کہتے ہیں کہ یہ کتاب قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، مساجد میں فجر وعصر اور عشاء کی نماز کے بعد اس کتاب کی تعلیم ہوتی ہے۔تین دن، چلّے کی جماعت ہو یا چار مہینے، صبح وشام ان ہی دو کتابوں کو پڑھایا جاتا ہے۔محلے کا ہفتہ واری مستورات کا اجتماع ہو یا گھر کی تعلیمات فضائل اعمال اور فضائل صدقات پڑھی جاتی ہیں۔علماء کے بیانات ہوں، اجتماعات یا جمعہ میں یا محلے میں گشت کرنے والی جماعت انہی دو کتاب کے واقعات اور قصے

---

(۱) تبلیغی جماعت کا جو بھی امیر مقرر ہوتا ہے اسے حضرت جی کہتے ہیں۔

بیان کرتی ہے۔ اور اسی کا انہیں حضرت جی کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے۔ آپ اکثر مساجد میں ان دو کتابوں کو ممبر پر رکھا ہوا پائیں گے۔ مولانا زکریا نے یہ دو کتابیں ان ایام میں لکھیں جب ڈاکٹر نے ایک مرض کی وجہ سے دماغی کام سے روک دیا تھا، تو ان کو خیال ہوا۔ ان خالی ایام کو اس بابرکت مشغلے میں گذار دوں، اگر چہ یہ اوراق پسند خاطر نہ ہوئے تو یہ خالی اوقات جو ڈاکٹر نے دماغی کام سے روکا ہے بہترین اور بابرکت مشغلے میں گذر جائیں گے۔

(فضائل اعمال تمہید ص ۷)

شاید یہی وجہ ہے یا اسی کا اثر ہے جو محمد زکریا نے مسجد میں اجتماعی طور پر پڑھی جانے والی کتاب میں ایسے بے ہودہ اشعار لکھے۔

ازل سے حسن پرستی لکھی تھی قسمت میں | پیدا ہوئے تو ہاتھ جگر پہ دھرے ہوئے
میرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ تھا | کیا جانیں ہم ہیں کب سے کسی پر مرے ہوئے

میری طفلی میں شان عشق بازی آشکارا تھی
اگر بچپن میں کھیلا کھیل تو آنکھیں لڑانے کا

فضائل حج، ص ۴۱

مصائب حادثے آفت الم ذلت قضا تربت
دکھاتی جائے جو اُن کی جوانی دیکھتے جاؤ

فضائل حج، ص ۴۲

تبلیغی جماعت کے برکۃ العصر مولانا زکریا کی جوانی اور عشق بازی اور ان کے عاشقانہ مزاج کے بعد آیئے اس کتاب کے شرکیہ و گستاخانہ تعلیمات کی طرف۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

حضرت ام کلثوم کے خاوند حضرت عبدالرحمٰن بیمار تھے اور ایک دفعہ ایسی سکتہ کی سی حالت ہوگئی کہ سب نے انتقال ہو جانا تجویز کر لیا، حضرت ام کلثوم اٹھیں اور نماز کی نیت باندھ لی، نماز سے فارغ ہوئیں تو حضرت عبدالرحمٰن کو بھی افاقہ ہوا لوگوں سے پوچھا

کیا میری حالت موت کی سی ہوگئی تھی، لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ چلو احکم الحاکمین کی بارگاہ میں تمہارا فیصلہ ہونا ہے وہ مجھے لے جانے لگے تو ایک تیسرے فرشتے آئے اور ان دنوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ یہ ان لوگوں میں ہیں جن کی قسمت میں سعادت اسی وقت لکھ دی گئی تھی جب یہ ماں کے پیٹ میں تھے اور ابھی ان کی اولاد کو ان سے اور فوائد حاصل کرنے ہیں اس کے بعد ایک مہینہ تک حضرت عبدالرحمن زندہ رہے پھر انتقال ہوا۔ (فضائل نماز، ص ۱۰)

تبصرہ: مولانا زکریا گویا کہنا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو عبدالرحمن کی روح قبض کرنے کے لئے بھیج دیا فرشتے روح قبض کرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد آیا ایک مہینہ باقی ہے، ایک اور فرشتہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور اس کے ذریعہ ملک الموت کو کہا ابھی ٹھہر جاؤ ایک مہینہ باقی ہے۔ نعوذ باللہ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا، وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ ترجمہ: اور جب کسی کا مقررہ وقت آجاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔ (المنافقون: ۱۱)

مولانا زکریا، اس جھوٹے واقعے کے ذریعہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بھول ہوگئی نعوذ باللہ، یہ شیعوں کا عقیدہ ہے، اہلسنت والجماعت کا نام لیکر شیعوں کی تعلیم پھیلائی جارہی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی

حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں۔

مولانا زکریا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اگر فرمایا ہو پی

شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے، جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے
شیخ محمد عرات نے فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے خواب میں سنا ہے آنحضرت
نے اس کو فرمایا کہ شراب نہ پیا کر اس نے سنا پی شراب۔ (فضائل درود، ص ۵۶)

یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کہ خواب میں آ کر شراب پینے کا حکم دیا۔
مولانا زکریا لکھتے ہیں کہ "پی شراب" یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے۔ محمد عرات لکھتے ہیں کہ "مت پی
شراب" کہا ہوگا تو کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شرابی کے خواب میں آئے!!! اور منع کیا کہ مت
پی؟؟؟ یہ پی اور مت کا چکر کیا گستاخی رسول نہیں ہے؟ کیا اس کے بعد امید کی جا سکتی ہے
کہ روزِ محشر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسوں کے سفارشی ہوں گے۔ سنو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔

عَنْ رِبعِيّ بنِ حِراشٍ أنّهُ سَمِعَ عَلِيّاً يَخطُبُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ.

ترجمہ: ربعی بن حراش سے روایت ہے، اس نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ خطبہ پڑھ
رہے تھے۔ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو میرے اوپر جو
کوئی میرے اوپر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (صحیح مسلم ج ۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخی

۱) مولانا زکریا دیوبندی لکھتے ہیں: ایک صوفی کو شہدائے بدر کے مرتبے سے بڑا
مرتبہ جنت میں ملا، مالک بن دینار نے صوفی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: صوفی جی جنت
میں شہدائے بدر سے بڑا مرتبہ کیوں ملا؟ کہنے لگے وہ کافروں کی تلوار سے شہید ہوئے تھے
اور میں عشق مولا کی تلوار سے۔ (فضائل حج۔ ص ۱۷۵ قصہ نمبر ۴)

۲) ابو مسلم خولانی کہتے ہیں: کہ صحابہ یوں سمجھتے ہے کہ جنت کے سارے درجے

وہی اڑا کر لے جائیں گے۔نہیں ہم ان سے ان درجوں میں اچھی طرح مزاحمت کریں گے تا آنکہ ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ وہ اپنے پیچھے مردوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔

(فضائل صدقات ص ۴۳۰)

جبکہ اللہ تعالی نے شان صحابہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (توبہ:۱۰۰)

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی شان اور انکے درجات کے بارے میں فرمایا:

عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ (صحیح مسلم کتاب الفضائل)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، قسم اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں کا کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

اللہ کی جانب سے وحی حاصل ہونے کا دعویٰ

ابدال میں سے ایک شخص نے حضرت خضر سے دریافت کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبے والا کوئی ولی بھی دیکھا ہے فرمانے لگے ہاں دیکھا ہے میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں حاضر تھا میں نے امام عبدالرزاق محدث کو دیکھا کہ وہ احادیث سنا رہے ہیں اور مجمع ان کے پاس احادیث سن رہا ہے اور مسجد کے ایک کونے میں ایک جوان گھٹنوں پر سر رکھے علیحدہ بیٹھا ہے میں نے اِس جوان سے کہا تم دیکھتے نہیں کہ مجمع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سن رہا ہے تم اِن کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔ اِس جوان نے نہ سر اُٹھایا نہ میری طرف التفات کیا اور کہنے لگا اِس جگہ وہ لوگ ہیں جو رزاق کے عبد سے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہے جو خود رزاق سے سنتے ہے نہ کہ اُس کے عبد سے۔ حضرت خضر نے فرمایا اگر تمہارا کہنا حق ہے تو بتاؤ کہ میں کون ہوں؟ اِس نے اپنا سر اُٹھایا اور کہنے لگا اگر فراست صحیح ہے تو آپ خضر ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اِس سے میں نے جانا کہ اللہ جل شانہ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جس کے علوم مرتبے کی وجہ سے میں ان کو نہیں پہچانتا۔ حق تعالیٰ شانہ اِن سے راضی ہو اور ہم کو بھی اِن سے نفع پہنچائے۔ (فضائل حج۔ صفحہ نمبر ۱۲۸۔ قصہ نمبر ۹) 933

خضر علیہ السلام کو فوت ہوئے زمانے گزر گئے لیکن تبلیغی جماعت کے یہاں آج بھی زندہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہوا لیکن تبلیغی جماعت کے بزرگوں پر وحی جاری ہے۔ استغفراللہ

رسول اللہ ﷺ کی قبر سے مرادیں مانگنا

صوفی ابو عبداللہ محمد بن زرعہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد اور ابو عبداللہ بن حفیف کے ساتھ مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا بڑی سخت تنگی تھی فاقہ بہت سخت ہو گیا اسی حالت میں ہم مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور خالی پیٹ ہی رات گذاری، میں اس وقت تک نابالغ تھا بار بار والد کے پاس جاتا اور جا کر بھوک کی شکایت کرتا میرے والد اُٹھ کر قبر شریف کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آج آپ کا مہمان ہوں یہ عرض کر کے وہیں مراقبہ (گھٹنوں میں سر رکھ کر بیٹھنا) میں بیٹھ گئے، تھوڑی دیر بعد مراقبہ سے سر اٹھایا اور سر اٹھانے کے بعد کبھی رونے لگتے کبھی ہنسنے لگتے کسی نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے میرے ہاتھ میں چند درہم رکھ دیئے ہاتھ کھولا تو اس میں درہم رکھے ہوئے تھے، صوفی جی کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے ان میں اتنی برکت فرمائی کہ ہم نے شیراز لوٹنے تک اسی میں سے خرچ کیا۔

(فضائل حج: قصہ نمبر ۲۴، ص ۱۳۳) 939

بھر دو جھولی میری یا محمد۔ لوٹ کر.....

شیخ احمد بن محمد صوفی کہتے ہیں کہ میں جنگل میں تیرہ ماہ تک حیران و پریشان پھرتا رہا میرے بدن کی کھال بھی چھل گئی میں اسی میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں اور حضرات شیخین کی خدمت میں سلام عرض کیا اس کے بعد میں سو گیا میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی ارشاد فرمایا احمد تم آگئے ہو میں نے عرض کیا کہ جی حضور حاضر ہوا ہوں اور میں بھوکا بھی ہوں آپ کا مہمان بھی

ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے دونوں ہاتھ کھولو میں نے دونوں ہاتھ کھول دئے حضور ﷺ نے ان کو درہم سے بھر دیا۔ میری جب آنکھ کھلی تو دونوں ہاتھ درہم سے بھرے ہوئے تھے میں نے اسی وقت روٹی اور فالودہ خریدا اور کھا کر جنگل چل دیا۔

(فضائل حج: قصہ نمبر ۲۵، ص ۱۳۴)

قبر سے روٹی

ابن جلاء کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا مجھ پر فاقہ تھا میں قبر شریف کے قریب حاضر ہوا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مہمان ہوں مجھے کچھ غنودگی سی آ گئی تو میں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی حضور ﷺ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جب میں جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ (فضائل حج: قصہ نمبر ۲۳، ص ۱۳۳)

شیخ ابوالخیر اقطع فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھے ذوق ولطف حاصل نہ ہوا میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ! آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر قبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ آپ کے داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما حضور نے ایک روٹی مجھکو عنایت فرمائی، میں آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

(فضائل درود: قصہ نمبر ۴۸، ص ۱۱۲)

(جاگنے پر آدھی روٹی کا ہاتھ میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خواب کا واقعہ نہیں تھا)

قبر پر بیٹھ کر مانگنے کا حکم

ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں۔ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا اس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا، لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کر لیں چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم حضور کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا، تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی، صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کے قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعاء کیا کرے۔

(فضائل درود: قصہ نمبر ۳۵، ص ۱۰۰)

قبر نبوی ﷺ سے فریاد......

شیخ عبدالسلام بن ابی القاسم صقلی کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر تھا میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی، جس سے میں بہت ضعیف ہو گیا۔ میں حجرہ شریف میں داخل ہوا اور حاضر ہو کر میں نے عرض کیا اے اولین وآخرین کے سردار مصر کا رہنے والا ہوں پانچ مہینے سے خدمت اقدس میں حاضر ہوں اللہ جل شانہٗ سے اور آپ

سے سوال کرتا ہوں کہ کسی ایسے شخص کو متعین فرما دیجئے جو میرے کھانے کی خبر لے لیا کرے یا
میرے جانے کا انتظام کردے پھر میں نے اور دعائیں مانگیں اور منبر شریف کے پاس جاکر
بیٹھ گیا دفعتاً میں نے دیکھا کہ ایک شخص حجرہ شریف کے پاس حاضر ہوئے اور کچھ بول رہے
ہیں اس میں اے میرے دادے ابا اے میرے دادے ابا بھی کہہ رہے ہیں پھر وہ صاحب
وہاں سے میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے خیمے میں لے گئے، خوب کھانا کھلایا اور
روٹی بمع دو صاع کھجور اعلیٰ زنبیل میں رکھ کر مجھ سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے
نام بتایا کہنے لگے تمہیں خدا کی قسم پھر دادے ابا سے کبھی شکایت نہ کرنا ان کو اس میں بہت
تکلیف ہوتی ہے۔ اور کھانے کی ذمہ داری مستقل لے لی اور غلام کو زنبیل دے کر میرے
ساتھ روانہ کیا، راستے میں میں نے غلام کو واپس جانے کو کہا تو اس نے انکار کردیا اور کہا کبھی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے سردار کو اس کی خبر نہ کردیں۔ (فضائل حج: قصہ نمبر ۲۸، ص ۱۳۴)

941
ooOO

قبر اطہر سے فریاد

ابو العباس بن نفیس مقری جو نابینا بھی تھے کہتے ہیں کہ میں تین دن مدینہ طیبہ میں
بھوکا رہا تو میں قبر شریف پر یہ عرض کر کے کہ حضور میں بھوکا ہوں ضعف کی حالت میں سو گیا
ایک لڑکی آئی اور پاؤں سے مجھے حرکت دیکر جگایا اور کہا چلو میں ساتھ ہولیا وہ اپنے گھر لے
گئی اور گیہوں کی روٹی اور گھی اور کھجوریں میرے سامنے رکھ کر کہنے لگی کہ ابو العباس کھاؤ مجھے
میرے دادے ابا نے اس کا حکم فرمایا ہے اور جب بھوک لگا کرے یہاں آکر کھانا کھا کر
جایا کرو۔ (فضائل حج قصہ ۲۹، ص ۱۳۵)

ooOO
942

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات

ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے توحید دولفظوں میں بتایئے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: کہ کائنات میں کبھی تیرے ہاتھ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بارگاہ میں نہ اٹھیں جب بھی سوال کے لئے اٹھیں تو رب کی بارگاہ میں اٹھیں۔"وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ" اور جب بھی تو مدد کیلئے زبان کھولے، پکارنے کے زبان کھولے، تو اکیلے رب کو پکارے، سوال بھی اللہ سے اور مدد بھی اللہ سے، یہ ہے توحید کا عقیدہ۔ (ترمذی ج ۲: ص ۷۸، ابواب صفۃ القیامۃ، امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

افسوس صد افسوس شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی (دیوبندی) توحید کے خلاف پوری دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے روٹی، کھانا، درہم، اور اپنی مشکلات حل کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

قبر اطہر سے سوال کرنا تو دور کی بات ایک شخص نے آپ کی حیات طیبہ میں یہ جملے کہے۔"مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ مَا شَاءَ مُحَمَّدٌ "ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا" جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا" تو آپ نے اس سے کہا" کیا تم نے مجھے اللہ کا ہمسر بنادیا؟ جو اللہ نے چاہا وہی ہوا"۔ (نسائی)

یہاں تو سوال زندہ سے نہیں صاحب قبر سے ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ اپنے ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہیں کہ کوئی بھی حاجت ہو تو اللہ سے سوال کرنا۔

يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ.

ترجمہ: اگر جوتے کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگو۔ (ترمذی ج ۲: ص ۲۱۰، جامع الدعوات)

صحابہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے لیکن نبی ﷺ کے قبر پر جا کر کھانا طلب نہیں کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پہ یہ کہتے میں آج آپ کا مہمان ہوں دادے ابا اور نہ قبر شریف پر مراقبے میں بیٹھتے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں فرمایا: ﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾.

ترجمہ: یہ لوگ اللہ کے علاوہ ان کی بندگی کرتے ہیں جو زمین اور آسمان میں سے ان کے رزق کے مالک نہیں اور نہ وہ استطاعت رکھتے ہیں۔ (سورۃ النحل:۷۳)

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ (سورۃ الفاطر:۳)

لوگو! تم پر انعام اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں انہیں یاد کرو، کیا اللہ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ﴾ (الملک:۲۱)

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا؟

الرَّزَّاقُ اس کی صفت ہے اور اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ﴾ پس تم اللہ ہی سے روزیاں طلب کرو۔ (العنکبوت:۱۷)

قرآن کریم کا پڑھنے والا یہ جانتا ہے کہ رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور صاحب قبر عالم برزخ سے کسی کی مدد پر قادر نہیں۔ لیکن مولانا زکریا کاندھلوی قرآن کی تعلیم کے خلاف لوگوں کو ترغیب دے رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر سے رزق مانگو، درہم مانگو۔ اللہ تعالیٰ عقیدہ بد سے بچائے۔

مرنے کا علم

شیخ دیوبندز کریا صاحب لکھتے ہیں: ابوالحسن مالکی کہتے ہیں کہ میں حضرت خیر نور باف کے ساتھ کئی سال رہا انہوں نے اپنے انتقال سے آٹھ دن پہلے کہا کہ میں جمعرات کی شام کو مغرب کے وقت مرونگا اور جمعہ کی نماز کے بعد دفن کیا جاؤنگا، بھول نہ جانا، لیکن میں بالکل بھول گیا جمعہ کی صبح کو ایک شخص نے مجھے ان کے انتقال کی خبر سنائی۔

(فضائل صدقات ص:۴۸۳)

ابوعلی روذباری کہتے ہیں کہ ایک فقیر میرے پاس عید کے دن آیا خستہ حال پرانے کپڑے، کہنے لگا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے، جہاں کوئی غریب فقیر مرجائے میں نے لاپرواہی سے لغو سمجھکر کہا کہ اندر آجا اور جہاں چاہے پڑ کے مرجا، وہ اندر آیا وضو کی چند رکعات نماز پڑھی اور لیٹ کر مر گیا۔ (فضائل صدقات: ص۴۸۲)

امام غزالی نے دوشنبہ کی صبح کی نماز وضو کر کے پڑھی پھر اپنا کفن منگایا اس کو چوما آنکھوں پر رکھا اور کہا کہ بادشاہ کی خدمت میں حاضری کے لئے بڑی خوشی سے حاضر ہوں یہ کہہ کر قبلہ رخ پاؤں پسار کر لیٹ گئے اور فوراً انتقال کر گئے۔ (فضائل صدقات ص۴۸۱)

شیخ ابو یعقوب بنوسی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا میں کل ظہر کے وقت مرجاؤں گا چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا اور طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مرگیا۔ (فضائل صدقات: ص۴۷۶)

شیخ الحدیث مولانا زکریا دیوبندی ان واقعات سے دنیا کو تعلیم دے رہے ہیں کہ ان بزرگوں کو اس بات کا علم تھا کہ یہ کب اور کس سرزمین پر مریں گے۔

اصل عقیدہ

اللہ تعالیٰ سورہ لقمان میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کریگا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا (یادرکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔ (سورہ لقمان آیت:۳۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ: لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلا اللّٰهُ ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلا اللّٰهُ . وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ".

(بخاری ج/۸) (حدیث نمبر ۷۳۷۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئیگی۔اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا اور اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

کعبہ زیارت کیلئے خود آتا ہے

بعض بزرگوں سے نقل کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ خراسان میں رہنے والے مکہ سے تعلق کے اعتبار سے بعض ان لوگوں سے قریب ہیں جو طواف کررہے ہوں بلکہ بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ خود کعبہ ان کی زیارت کو جاتا ہے۔ (فضائل حج: ص ۸۸)

تبصرہ: ۶ ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو صحابہ کرامؓ کو لے کر عمرہ کے لئے مکہ روانہ ہوئے مقام حدیبیہ میں مشرکین مکہ نے خانہ کعبہ کی زیارت سے روک دیا صلح حدیبیہ ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کعبے کی زیارت کئے چودہ سو صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ لوٹ گئے اس سرزمین کی سب سے مقدس جماعت کعبے کی زیارت کئے بغیر لوٹ گئی۔ کعبہ ان کی زیارت کو نہیں گیا، خراسان میں بعض بزرگ ایسے ہیں جن کی زیارت کو کعبہ خود جاتا ہے۔ افسوس!

اللہ تعالیٰ کا تھپٹر مارنا

موسیٰ بن محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عجمی شخص طواف کررہا تھا۔ نیک دیندار آدمی تھا۔ طواف کرتے ہوئے ایک خوبصورت عورت کے پازیب کی آواز جو طواف کررہی تھی اس کے کان میں پڑی۔ یہ شخص اس عورت کو گھورنے لگا۔ رکن یمانی سے ایک ہاتھ نکلا، اور اس زور سے اس کو تھپٹر مارا کہ آنکھ نکل گئی۔ اور بیت اللہ شریف کی دیوار سے ایک آواز آئی کہ ہمارے گھر کا طواف کرتا ہے اور ہمارے غیر کو دیکھتا ہے یہ تھپٹر اس نظر کے بدلے ہے اور اگر آئندہ کوئی حرکت کریگا تو ہم بھی زیادہ بدلہ لیں گے۔ (فضائل حج: ص ۸۳)

کعبہ شریف کی دھمکی

وہب بن الورد ایک بزرگ ہیں۔فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حطیم میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے کعبہ کے پردوں کے اندر سے آواز سنی کہ میں اولاً اللہ جل شانہٗ سے شکایت کرتا ہوں اوراس کے بعد اے جبریلؑ تم سے شکایت کرتا ہوں۔لوگوں کی کہ وہ میرے گرد ہنسی مذاق اورلغو باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔اگر یہ لوگ اپنی ان حرکتوں سے بعض نہ آئے تو میں ایسا پھٹوں گا کہ ہر ہر پتھر میرا جدا جدا ہو جائے گا۔ (فضائل حج:ص۸۳)

تبصرہ: مولانا زکریا دیوبندی مسلمانوں کو یہ عقیدہ سکھا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کی چہار دیواری میں بیٹھا ہوا ہے۔اور لوگوں کو تھپڑ مارتا ہے نعوذ باللہ۔ استغفراللہ!! زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں بت پوجے جاتے تھے مشرکین مکہ ننگے طواف کرتے تھے تب خانہ کعبہ سے تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ نہیں نکلا اور نہ ہی خانہ کعبہ نے دھمکی دی کہ میں ایسا پھٹوں گا کہ میرا ہر پتھر جدا جدا ہو جائیگا۔عبداللہ ابن سبا اوران کے چیلوں نے اسلام دشمنی میں جوامت محمدیہ میں دین کے نام پر جھوٹی خرافات پھیلائی وہی تعلیم مسلمانوں کو یہاں الگ ڈھنگ سے دی جارہی ہے۔اے میرے تبلیغی بھائیو!ایسی تعلیم سے توبہ کرو۔

میری ماں حج کو جارہی تھی۔۔۔۔۔منہ کالا ہو گیا

حافظ ابونعیم حضرت سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جارہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے۔ اللھم صلّ علی محمد وعلیٰ ال محمد میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری۔اس نے کہا

کیا عراق والے سفیان؟ میں کہا ہاں، کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا ہاں، اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے، دن سے رات نکالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا، اس سے میں پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تیرا درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی)۔ اس کا منہ کالا ہو گیا۔ اور اس کا پیٹ پھول گیا۔ جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے میں نے اللہ جل شانہٗ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

(فضائل درود: قصہ نمبر ۴۶، ص ۱۰۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت روائی

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصری سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا۔ میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کیلئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے جب

ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے، میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے۔ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کیوجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں، اتنے میں بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھو اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا میں نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اس کے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔ (فضائل درود: قصہ نمبر ۴۳، ص ۱۰۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکل کشائی

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح وتہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہونچکر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور

منہ کالا ہو گیا میں دیکھکر بہت رنجیدہ ہوا اور انا للہ پڑھی اور کپڑے سے انکا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آ رہے تھے۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا اہٹایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا؟ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہونچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہونچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ (فضائل درود: قصہ نمبر ۴۳، ص ۱۰۷)

دیوبندی عقیدے کی تبلیغ

بڑی ہوشیاری کے ساتھ جھوٹے واقعات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر اور ساری مخلوق کا مشکل کشا اور فریاد رس ہونے کا عقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں میں بیٹھایا جا رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل میں ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ (سورۃ النمل: ۶۲)

ترجمہ: کون ہے جو بے چین کی پکار کو سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس سے مصیبت کو دور کرتا ہے۔

مولانا زکریا دیوبندی اور ان کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ صاحب قرآن (ﷺ) مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد رسی کے لئے قبر سے نکل کر شکل مجسم میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہونچتے ہیں جو آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے!!! ایسے گاڑھے شرک سے بریلویت شرمار ہی ہے لیکن ہمارے یہ دین کے ٹھیکے دار نہیں شرمار ہے ہیں اور اپنے ان فضولیات سے خود کو دور نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تو توحید سے کھلا ٹکراؤ ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا: ﴿قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (سورہ یونس:۱۸)

ترجمہ: کیا تم لوگ اللہ کو اس چیز کی اطلاع دیتے ہو جس کا وجود کائنات میں سرے سے ہے ہی نہیں، اللہ کی ذات مشرکین کی چالوں سے پاک اور بلند و بالاتر ہے۔

قبر سے ہاتھ نکلا

سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو دو شعر پڑھے۔

دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست مبارک (ہاتھ) عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔

اس پر قبر شریف سے دست مبارک (ہاتھ) باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔

(فضائل حج: قصہ نمبر۱۳، ص۱۳۰)

روح کا آستانۂ مبارک کو چومنا کیا شریعت محمدی ﷺ کا مسئلہ ہے؟ اور کیا روح

انسان کے اپنے اختیار میں ہے؟ کیا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے آستانۂ مبارک چومنا ثابت ہے؟؟ کیا اس واقعے میں یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ قبر والے زندہ ہیں، مردہ نہیں ہیں؟؟؟ اور رب کے اس فرمان کو ٹھکرا دیا مولانا زکریا دیوبندی نے۔ ﴿أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ ۔ یہ مردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو تو اپنے اٹھائے جانے کا شعور نہیں۔ (سورۃ النحل:۲۱)

وحدۃ الوجود اور تبلیغی جماعت (دنیا کی ہر چیز اللہ ہونے کا عقیدہ!!!)

مولانا زکریا صاحب عقیدہ وحدۃ الوجود کا واضح الفاظ میں اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں، اس جگہ دو واقعہ اکابر کے نام لکھنے کو دل چاہتا ہے ایک تو وہ مکتوب گرامی جو شیخ المشائخ، قطب الارشاد حضرت گنگوہی صاحب کی خدمت میں لکھا جو مکاتیب رشیدیہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ (خط کے مندرجہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں)

یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے۔ اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. (فضائل صدقات:۴۰۷)

سوچئے عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو رب کا حصہ بنا کر مشرک، یہودی عزیر علیہ السلام کو رب کا بیٹا بنا کر مشرک، اور بریلوی محمد ﷺ کو نور من نور الله کہہ کر مشرک لیکن تبلیغی جماعت والے دیوبندی عالم کو تیرا ہی ظل، تیرا ہی وجود، جو میں وہ تو اور تو خود شرک در شرک کہہ کر موحد کے موحد اور توحید کے ٹھیکیدار۔ کیا یہ شرک فی الذات نہیں؟؟؟

وسیلے کے لئے من گھڑت حدیث سے استدلال

جب آدم علیہ السلام سے دانہ کھانے کی خطاء صادر ہوئی۔ اللہ سے حضورؐ کی طفیل دعاء کی اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے جانا۔ عرش کے ستونوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور جب اس کی طفیل سے تو نے مغفرت طلب کی تو میں نے تمہاری خطا معاف کر دی۔
(فضائل حج: ص۱۱۵، قصہ نمبر۳۲)

ایسی ایک دوسری روایت مندرجہ بالا موضوع حدیث سے ملتی جلتی ہے جس کو مولانا زکریا صاحب نے فضائل ذکر میں لکھا ہے۔ جب آدم علیہ السلام سے گناہ صادر ہو گیا جنت سے دنیا میں بھیج دیئے گئے، ہر وقت روتے تھے یا اللہ محمد کے وسیلے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں وحی نازل ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں عرض کیا گیا کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، وحی نازل ہوئی، وہ خاتم النبین ہیں اور وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔

دونوں موضوع حدیثیں بالاختصار ہیں۔ (فضائل ذکر: ص۹٦)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔
(سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ، رقم الحدیث ۲۵۰، ۳۸/۱)

امام ذھبی فرماتے ہیں کہ یہ موضوع ہے۔ تلخیص المستدرک ٦۱۵/۲۔

امام حاکم فرماتے ہیں یہ موضوع روایت ہے۔

خود زکریا صاحب اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ ملا علی قاری نے اسے موضوعات کبیر میں ذکر کیا ہے۔ اس کے باوجود وسیلے کی دلیل بنا رہے ہیں۔ (فضائل ذکر: ص۹٦)

آدم علیہ السلام کی اصل دعاء

﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ﴾ (البقرہ ۳۷)۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں۔

اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ وہ کلمات اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف آیت ۲۳ میں ذکر فرمائے ہیں۔

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

ترجمہ: دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

تمام انبیاء علیہم السلام اور صالحین نے ہمیشہ براہِ راست اللہ سے دعائیں کی ہیں۔ کسی نبی، ولی، بزرگ کا واسطہ اور وسیلہ نہیں پکڑا۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کا طریقہ دُعا یہی رہا ہے کہ بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی جائے۔

فتویٰ

دکتور / صالح بن فوزان بن عبدالله فوزان حفظه الله

(پروفیسر المعهد العالی للقضاء الریاض و رکن: هیئة کبار العلماء السعودیة العربیة)

سوال: شیخ صالح فوزان کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے لئے بعض مخلوق کی ذات یا جاہ کو وسیلہ بنانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی رسوله وآله وصحبه وبعد۔

شیخ موصوف نے جواب میں فرمایا کہ کسی مخلوق کی ذات یا اس کے حق یا مرتبہ کو وسیلہ بنانا یا اس کے واسطے سے دعاء کرنا بدعت ہے اور شرک کا ذریعہ ہے کیونکہ دعا عبادت کی بہت بڑی قسم ہے اس میں وہی چیز جائز ہوگی جو کتاب وسنت میں وارد ہوئی ہے۔ کتاب وسنت میں کسی مخلوق کی ذات یا اس کے حق ومرتبہ کی دہائی دے کر سوال کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جو کچھ ثابت ہے وہ صرف یہ ہیکہ براہ راست کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر اللہ سے دعا کرنا چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (سورة المؤمن۔ ٦٠) تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ ﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ (سورة المؤمن۔١٤) خالص اللہ ہی کی بندگی کر کے اسی کو پکارو۔

جب مخلوق کو وسیلہ بنانے میں، مزید کوئی قربانی دے یا چڑھاوا چڑھائے جیسے مرغ وغیرہ ذبیحہ کرے (یا چادر چڑھانے کی نذر منت مانے) تو یہ شرک اکبر ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (سورہ یونس:۱۸)

وہ لوگ اللہ کے علاوہ ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس قدر نہ بڑھاؤ جس قدر نصاریٰ نے ابن مریمؑ کو بڑھا کر (اللہ کا بیٹا) بنادیا۔ میں صرف ایک بندہ ہوں، اس لئے مجھ کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ (بخاری ومسلم) (تبلیغی جماعت اور اخوان المسلمین تالیف ابو ابراہیم ابن سلطان العدنانی)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انبیاء وصالحین کے بارے میں غلو پسندانہ عقیدت کہ ان کو ان کے مرتبہ سے اوپر پہنچا کر بزرگوں کو نبیوں اور نبیوں کو اللہ کا مرتبہ دے دیا جائے، شرک کا اہم ذریعہ ہے اس لئے ایسے قصے یا روایات بیان کرنا بالکل جائز نہیں ہے۔ جن میں یہ اشارہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پریشان حال لوگوں کی فریاد رسی کرتے اور محتاجوں کی مدد کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ کتاب "فضائل اعمال" میں ایسے خرافات جو شرک وبدعت میں مبتلا کردیں بہت ہیں۔ ہر طرح کے خرافات سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

نوٹ :

۱- شرکیہ عقائد اور بدعات والے مضامین اور گپ وجھوٹ واقعات کی ایک فہرست صفحہ نمبر کے ساتھ دی جارہی ہے تاکہ ہدایت کے طالب ان تفصیلات کو پڑھ کر ایسی گمراہ کن کتاب سے بچیں۔

۲- سارے حوالہ جات فضائل اعمال اور فضائل صدقات طبع ادارہ اشاعت دینیات پرائیویٹ لمیٹڈ، حجا ہاؤس، حضرت نظام الدین، نئی دہلی۔ (انڈیا) کے ہیں۔

حکایات صحابہ	صفحہ نمبر		فضائل نماز
تلاوت قرآن سے جن مرنے لگے	۳۸	۵۸	وضو نہیں ٹوٹتا۔(حنفی مذہب میں وضو ٹوٹ
نبی ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی			جاتا ہے)
اتباع ہر شخص کو نہ کرنا چاہئے۔	۴۵	۱۷۲	دیوبندیوں کے نزدیک حضور ﷺ کا پیشاب
(فضائل اعمال کی تلقین)			پاخانہ اور خون سب پاک ہے!!!
صحابی رسول شافعی المذہب تھے۔	۵۹		**فضائل نماز**
شہید کی بیوہ سے بغیر عدت دوسرا نکاح	۱۲۷	۱۰	اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجنے کے بعد
حضرت حسینؓ کو چھ برس میں صرف آٹھ	۱۶۳		واپس بلا لیا۔ایک مہینہ باقی تھا۔(نظام الٰہی
احادیث یاد۔			میں گڑبڑ)
حضرت حسنؓ کو سات سال کی عمر میں چند	۱۶۲	۱۲	بڑا قابل رشک ہے وہ مسلمان جس کے اہل
احادیث یاد تھیں۔			وعیال کم ہوں اور جلدی سے مرجائے۔
مولانا زکریا کے والد جب دودھ چھڑایا گیا تو	۱۶۴		(تبلیغی جماعت کا فارمولہ)
پاؤ پارہ حفظ ہو چکا تھا۔		۱۳	گرتے پانی سے جھڑتے گناہ امام ابوحنیفہؒ
(اپنے والد کی جھوٹی تعریف)			دیکھ لیتے تھے۔(فضائل اعمال کا دعویٰ)
عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنے کا مسئلہ	۱۰۷	۲۰	صحابی دو رکعت نماز نہ پڑھ سکے۔
(تبلیغی جماعت اس کے خلاف)		۲۱	زندوں کا عمل مردوں پر پیش ہوتا ہے۔
بچے کی امامت کا مسئلہ	۱۵۹		(ایمان شکن دعویٰ)
مولانا زکریا کے والد روزانہ سات گھنٹے میں	۱۶۴	۳۴	شیطان سے دھوکہ (بزرگ کا کمال)
ایک قرآن ختم کرتے تھے۔		۳۶	جو شخص نماز کو قضا کردے بعد میں پڑھ بھی
صحابی رسولؐ کا نماز کی حالت میں خون نکلا			لے پھر بھی دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس جہنم میں

فضائل نماز	صفحہ نمبر
جلے گا۔	
جماعت سے ایک نماز کا ثواب تین کروڑ پینتس لاکھ چون ہزار چار سو بتیس (جھوٹ کی انتہا) (۳۳۵۵۴۴۳۲)	۴۲
حسین خوبصورت لڑکی کیلئے چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کی وضو سے پڑھی (شیخ عبدالواحد صوفی کا حسین لڑکی حاصل کرنے کا طریقہ)	۶۰
دن بھر روزہ رکھتی رات بھر نماز پڑھتی ایک بار نماز میں چیخ ماری اور مرگئی۔	۶۳
ایک وضو سے بارہ دن تک ساری نمازیں پندرہ برس مسلسل نہیں سوئے۔ (عجوبہ)	۶۴
ایک بزرگ کی بیوی روتی رہی اور وہ لمبی لمبی نمازوں میں مشغول رہا۔	۶۶
پچاس برس تک ایک وضو سے عشاء اور صبح کی نماز (امام ابوحنیفہ کا طریقہ)	۶۶
نماز میں بارہ ہزار چیزیں۔ (مولانا زکریا کی کھوج)	۷۸
نماز ڈھول اور بزرگ۔	۸۴
ظہر سے اگلے دن تک انتظار، بزرگ اور مہمان۔	۸۵
سفیان ثوری پر دورہ غلبہ حال نہ کھاتے، نہ پیتے نہ سوتے۔ (شریعت کے خلاف)	۳۹
امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے شاگرد محمد بن سماعہ دو سو رکعت نفل نماز روزانہ پڑھتے تھے۔	۴۳
دن بھر روزہ رات بھر تہجد۔ (خلاف سنت)	۶۱
مچھلی لانے والے مزدور کے وسیلے سے دعاء کی پڑوس کی اپاہج نے۔ اپاہج چلنے لگی۔ (کس کس کا وسیلہ لوگے؟؟)	۶۳
مردہ قبر میں کھڑا ہوگیا۔	۶۵
امام ابو یوسفؒ روزانہ دو سو رکعت نوافل پڑھتے تھے اور امام احمد تین سو رکعت پڑھتے تھے۔	۶۵
نبی اکرم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے آپ کو رسی سے باندھ لیتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے گر نہ جائیں۔	۷۷
تکبیر اولیٰ فوت ہوجانے پر تین دن سوگ اور جماعت کے فوت ہونے پر سات دن سوگ۔	۸۳
زین العابدین روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے (World Record)	۸۱

فضائل قرآن	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فضائل قرآن/فضائل رمضان
اسے حاصل ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبتی ہو۔			(ریکارڈ)
ایک رات میں دو کلام مجید ختم اور چاہتا تو تیسرا بھی ختم کر دیتا۔ (رفتار کا جواب نہیں)	۴۴	۵۰	سورہ فاتحہ لکھ کر لٹکانا اور چاٹنا امراض کے لئے نافع ہے۔ (تبلیغی تعویذ)
انجیل، توریت، زبور اور پورا قرآن مجید ایک نقطے میں (فضائل اعمال کا عجوبہ)	۵۰	۵۸	عشق پیدا کرنے کی تدبیر۔ عشق مبارک دولت ہے۔
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر. ۱۷) (ترجمے میں تحریف)	۵۵	۶۶	محبوبہ کا برقعہ نہیں ہٹا تو اوپر ہی سے آنکھیں ٹھنڈی کریگا۔ (شرم تم کو مگر نہیں آتی)
			فضائل رمضان
آیت کا صحیح ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔		۲	میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة للشوکانی
مولانا زکریا کا ترجمہ: کہ ہم نے کلام پاک کو حفظ کرنے کے لئے سہل کر رکھا ہے کوئی ہے حفظ کرنے والا۔		۱۰	حضرت جبریل علیہ السلام سے مصافحہ کرنے کی ترکیب (مولانا زکریا کی زبانی)
پندرہ علوم پر مہارت حاصل کئے بغیر قرآن کی تفسیر کرنا ممنوع۔ (نسخہ دیوبندیہ)	۱۵	۱۸	علماء مذہب کا اتفاق عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف کا پڑھنا عملاً فرض ہے۔
وتر کی ایک رکعت میں تمام قرآن شریف ختم۔ (کیا یہ ممکن ہے؟)	۴۴	۲۳	کوئی جماعت جس نے کئی حاکم ہلاک کئے۔
		۲۵	ایک بزرگ پندرہ دن میں ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ (پندرہ دن کا روزہ)
دن رات میں آٹھ قرآن شریف ختم روزانہ	۴۵		

فضائل درود شریف	صفحہ نمبر		فضائل صدقات (جلد دوم)
رجاء وخوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ			روزانہ۔
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار		۹۸	لڑکے کا ماں کی قبر پہ قرآن پڑھنا۔ قبر
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں			والوں کا شکریہ ادا کرنا۔
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار		۹۹	ایک قبرستان کی ساری قبریں پھٹ پڑیں اور
جلد اول کے اختتام پر مولانا زکریا کی دعاء:	۱۲۶		مردے باہر نکل پڑے (قیامت سے پہلے
نبی اکرم ﷺ کے صدقے طفیل سے آج			قیامت)
۶ ذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا		۳۴	انکار کی گنجائش نہیں، امام ابوحنیفہ نے چالیس
ہوں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے			سال تک عشاء کی وضوء سے فجر کی نماز۔
اپنے پاک رسول ؐ کے طفیل سے جو لغزشیں		۳۵	ساری رات رکوع، ساری رات سجدہ
اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔		۹۶	روزہ، نماز وصدقہ اس کا ثواب زندہ ہو
کیا اسطرح دعا کرنا صحابہ کے عمل سے ثابت			یا مردہ دونوں کو بخشا جائے۔
ہے؟؟؟		۹۹	مردے نے قبر سے نکل کر بزرگ سے
فضائل صدقات			کہا میری ماں میرے نام پر ہدایا نہیں
صحابی رسول کا قبر شریف پر بیٹھ کر رونا	۱۷		کرتی۔
ایک عورت کے بچے کو بھیڑیا لے گیا۔ فقیر کو	۱۹	۱۴۸	علم ثریا پر ہوتا تو امام ابوحنیفہ لے آتے۔
خیرات دی فوراً بھیڑیا واپس آیا اور اس کے			(کاش لاتے تو جھگڑا ہی ختم تھا)
بچے کو چھوڑ کر چلا گیا		۲۰۱	مچھلیوں کے پیٹ سے موتی نکلنا۔
(اس ہاتھ لے اور اس ہاتھ دے)		۳۹۲	حق تعالیٰ شانہٗ کی ایسی بھی مخلوق ہے جن کو
ایک ہزار رکعت نفل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح	۳۵		جنت اپنی ساری نعمتوں اور دائمی راحتوں

Scanned by CamScanner

فضائل صدقات (جلد دوم)	صفحہ نمبر
ہوا نہلانے لگے وہ کھل کر ہنسنے لگے نہلانے والے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (مرے بھی تھے یا نہیں؟)	
ایک بزرگ نے پانی مانگا، میں پانی لیکر گیا کہنے لگے میں نے تو پی لیا حضور ﷺ بہت سے فرشتوں کی صفوں میں آئے تھے اور پانی پلا کر چلے گئے۔ (کربلا نہیں پہنچے!!!)	۴۷۹
مردہ ہنسنے لگا اور کہنے لگا دوست مرا نہیں کرتے۔	۴۸۳
پچاس سال پرانی قبر سے مردہ باہر نکلا اور کہنے لگا تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو اور موت کی سختی بیان کی۔	۴۶۱
شمساد دینوری کہتے ہیں ۳۰ برس سے جنت اپنی ساری زینتوں سمیت میرے سامنے آتی رہی میں نے ایک مرتبہ بھی اس کو نگاہ بھر کر نہیں دیکھا۔	۴۷۴
ایک بزرگ کہتے ہیں میں ایک میت کو غسل دے رہا تھا اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔	۴۷۶
میں اپنے بھائی کے لئے پانی لیکر گیا فرمانے	۴۷۹
لگے پی چکا، میں نے کہا کہاں سے پی لیا گھر میں میرے آپ کے سوا کوئی نہیں ہے کہنے لگے حضرت جبریلؑ ابھی پانی لائے تھے وہ پانی پلا کر چلے گئے۔	
مردہ قبر سے نکلا اور اونٹ ذبح کیا۔	۵۱۲
پہلے لوگوں سے مانگا، نہیں ملا قبر والے سے مانگا، حاجت پوری ہوئی، پانچ سو اشرفیاں ملیں	۵۱۶
مالک بن دینار کے نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے خط، تو نے جو ذمہ لیا نوجوان کو جنت میں محل کا ستر گناہ زیادہ دیا۔	۵۳۶ ق۵۷
ہارون رشید کا بادشاہت کے زمانے میں سو رکعت نفل روزانہ پڑھنے کا معمول مرتے دم تک رہا۔	۵۴۶ ق۶۰
تین رات اللہ تعالیٰ سے دعا کی دنیا میں جنت کے ساتھی سے ملا دے اللہ تعالیٰ نے پتہ نام بھیجد یا ملاقات کو گئے۔ میمونہ عورت نے دور سے کہا آج چلے جاؤ ملاقات کا وعدہ کل کو ہے۔	۵۴۹ ق۶۲

فضائل صدقات (جلد دوم)	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فضائل حج (جلد دوم)
عجیب وغریب بکری کا قصہ، بکری دودھ اور شہد دونوں دیتی ہے۔	۵۵۱ ق ۶۳		ان کی اصل حقیقت تو اللہ جل شانہٗ ہی کو معلوم ہے کہ وہ ہر وقت قریب ہے، اترنے چڑھنے کے ظاہری معنیٰ سے بالاتر ہے۔
فقیر علیم بذات الصدور	۵۵۴ ق ۶۶		(باری تعالیٰ کے صفت نزول کا انکار)
ہارون رشید کا بیٹا گھر تعمیر کرتا تو پتھر اپنے آپ ہی ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے چلے جاتے۔	۵۴۳ ق ۵۹	۱۹	ایک بزرگ ستر برس سے حج کا احرام باندھتے اور لبیک کہتے اور جواب میں اللہ تعالیٰ کہتا لا لبیک اور بزرگ سنتے۔
مولانا الیاس کے دور میں امن وانصاف: ان کے مکان میں کئی کئی بلیاں اور مرغیاں تمام دن مکان میں اکٹھی پھرتی رہتی نہ مرغیاں بلیوں سے بھاگتیں نہ بلیاں مرغیوں کو کچھ کہتیں۔	۵۴۹ ق ۶۲	۳۵	حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر ایک ہزار حج کیے۔
		۵۶	حضرت زین العابدین نے جب حج کا احرام باندھا تو لبیک نہ کہہ سکے، کسی نے دریافت کیا تو فرمایا مجھے ڈر ہے اس کے جواب میں لا لبیک نہ کہہ دیا جائے۔
لڑکے نے شعر کہا اور بیہوش ہو کر گر گیا بہلول نے ہوش میں لایا پھر لڑکے نے اشعار کہا بہلول بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ (یہ اشعار تھے یا بیہوشی کی دوا)	۵۵۱ ق ۶۵	۶۸	اگر راستہ ایسا بن جائے کہ نماز کے ادا کرنے کا وقت نہیں مل سکتا تو حج کی فرضیت نہیں رہتی۔
فضائل حج		۱۵	امام غزالی کا عرفہ کے دن شیطان سے انٹرویو۔
مولانا زکریا صاحب لکھتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کا قریب ہونا یا نیچے کے آسمان پر اترنا یا اس قسم کے اور جو مضامین ذکر کیے گئے ہیں	۱۳	۱۹	چھ لاکھ آدمیوں کا حج چھ آدمیوں کے طفیل میں قبول کرلیا گیا۔

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر		فضائل حج (جلد دوم)
ایک بزرگ علی نے خواب میں اللہ جل شانہٗ کی زیارت کی حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا کہ اے علی تو مجھ سے زیادہ سخی بننا چاہتا ہے میں تمام سخی لوگوں سے زیادہ سخی ہوں۔ (نعوذ باللہ۔)	۲۰	۹۵	مولانا زکریا لکھتے ہیں جس نے حج کیا اور نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے کہ نبی کی زندگی میں نبی کی زیارت کی۔ (روایت موضوع ہے)
		۱۰۸	جو حصہ حضورؐ کے بدن مبارک سے ملا ہوا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حج کیا تو صفا و مروہ کے درمیان لبیک پڑھتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔ (حج قران یا تمتع)	۵۶	ق۱۳	وہ کعبہ سے افضل ہے عرش سے افضل ہے کرسی سے افضل ہے۔
		۱۱۱	قبر شریف پر حاضر ہو کر حضورؐ کے وسیلے سے
جو شخص جہاد میں جائے اور اس کی وجہ سے اس کی ایک نماز فوت ہو جائے تو اس کو اسکے کفارہ میں سو جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ (عجیب فتویٰ)	۶۸	ق۲۶	معافی مانگے۔ (عقیدۂ دیوبندیہ)
		۱۱۲	جو آپ کی چوکھٹ پر حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں
		ق۲۹	رہا جس شخص نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی وہ قبول ہوئی اور جو مانگا وہ ملا تجربہ اور واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں۔
مولانا زکریا فرماتے ہیں کہ جس نے جماعت کی نماز ترک کر دی اس نے گویا سات سو گناہ کبیرہ کئے۔	۶۸	۹۴	حضور اقدس ﷺ کی قبر کی زیارت اہم ترین نیکیوں میں ہے افضل ترین عبادت میں ہے
مولانا زکریا کا حساب ایک نیکی کے بدلے مسجد اقصیٰ میں ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ۔ مسجد نبوی میں تین نیل بارہ کھرب پچاس ارب اور مسجد حرام کا اکتیس سنکھ پچیس پدم ہوا۔	۸۲		اعلیٰ ترین درجے تک پہونچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پرامید وسیلہ ہے۔
		۹۴	مدینہ کے قیام کے ارادہ سے چلنا مکہ مکرمہ میں قیام کے ارادہ سے چلنے سے افضل ہے۔

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر
مجھ ناپاک کو محراب نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ (مولانا زکریا)	۱۱۰ ق ۲۳
مولانا زکریا کا فتویٰ: فرض نماز میں تحیۃ المسجد کی نیت کرے تحیۃ المسجد بھی ہو جاتی ہے۔	۱۱۰ ق ۲۵
قبر کی زیارت کے آداب، جب کسی قبر پر حاضری ہو تو میت کے پاؤں کی طرف سے جائے تاکہ میت کو دیکھنے میں سہولت رہے، اس لئے کہ جب میت قبر میں دائیں کروٹ لیٹی ہے تو اس کی نظر قدموں کی طرف ہوتی ہے اگر کوئی سرہانے کی طرف سے آئے تو اس کو دیکھنے میں مشقت ہوتی ہے۔	۱۱۱ ق ۲۷
حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے قبر مبارک پہ سلام کرنے کا اصل مقصد ان دونوں حضرات کی خدمت میں سفارش کی درخواست ہے کہ یہ حضورؐ کی بارگاہ میں دعا کی درخواست اور سفارش کر دیں۔	۱۱۸ ق ۳۸
شیخ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبر	۱۲۷ ق ۵

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر
اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے وعلیک السلام جواب میں سنا۔	
ابوالوفاء قافلہ سے بچھڑ گیا حضور اقدس ﷺ نے قبر مبارک سے نکل کر آن کی آن میں قافلہ کے پہونچنے سے پہلے مکہ مکرمہ پہونچا دیا۔	۱۲۹ ق ۱۱
نبیؐ قبر میں بیٹھ کر باہر سے زیارت کو آنے والے لوگوں کی باتیں سنتے ہیں۔ کوئی مصافحہ کرنے کی خواہش کرے تو قبر سے ہاتھ باہر نکال کر مصافحہ کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ۔ نبیؐ پر تہمت)	۱۳۰ ق ۱۳
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔	۱۲۱ ق ۵۳
ایک صوفی نے تیس برس تک ایک قبے میں چلہ لگایا تھا پھر حضور کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور سوال کیا کہ نامراد نہ واپس کیجیو۔ غیب سے آواز آئی کہ جاؤ ہم نے تمہارے ساتھ	۱۲۷ ق ۴

فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر		فضائل حج (جلد دوم)
جتنے حاضرین ہیں سب کی مغفرت کردی۔		ق۲۰	میں قحط پڑا ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت ہلاک ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ سے بارش مانگ دیجئے۔
خضر علیہ السلام نے ابراہیم خواص کو ہوش میں لایا پانی پلایا گھوڑے پر سوار کیا اور مدینہ پہونچایا اور کہا حضور سے سلام کہنا میں خضر ہوں۔	۱۲۸ ق۷		
امتی کا اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سننے کا دعویٰ محدث عبدالرزاق سے حدیث سننے سے انکار خضر کی گواہی اللہ کے کچھ ولی ایسے بھی ہوتے ہیں۔	۱۲۸ ق۹	۱۳۴ ق۲۷	سید ابو محمد عبدالسلام تین دن سے بھوکے تھے قبر اطہر پر جا کر کہا دادے ابا مجھے بھوک لگی ہے مجھے ثرید کھانے کو دل چاہتا ہے قبر اطہر سے ثرید مل گیا۔
جنت کے ناظم رضوان زمین پر گھوم رہے ہیں، ان کی پہچان، سبز گھوڑے پر سوار ہے گھوڑے کی لگام بھی سبز ہے زین بھی سبز سوار کا لباس بھی سبز ہے۔	۱۳۰ ق۱۲	۱۳۱ ق۱۶	ایک ہاشمی عورت کو مدینے کے تین خدام ستایا کرتے تھے اس نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر تینوں خدام کی شکایت کی تینوں خدام مر گئے۔
ایک بزرگ نے نبی ﷺ کی قبر پر حاضر ہوکر سلام عرض کیا نبیؐ نے سلام کا جواب دیا وعلیکم السلام یا ولدی۔	۱۳۱ ق۱۴	۱۳۲ ق۱۹	ایک بزرگ ہر سال حضور اقدس کی زیارت کو جاتے ایک سال نہیں گئے تو حضور خود ان کی زیارت کے لئے آگئے۔
حضرت عثمان غنیؓ نے روزے سے ہوکر پانی پیا۔ (مولانا زکریا کا حضرت عثمان غنی پر بہتان الزام)	۱۳۲ ق۱۸	۱۳۲ ق۲۱	اسی اشرفیوں کے لئے نبی اکرم ﷺ کی قبر پر عاجزی، اندھیرے میں سے آواز ابو محمد اشرفیاں لے لو۔
حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ	۱۳۲	۱۳۳	ابوبکر، طبرانی، ابوالشیخ، قبر اطہر پر پہونچے

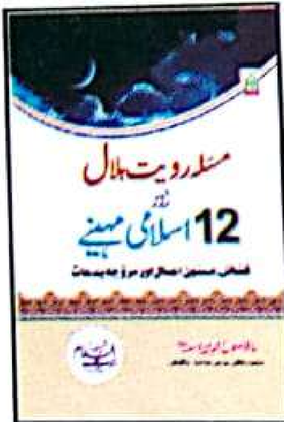
فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر		فضائل حج (جلد دوم)
عرض کی یارسول اللہ بھوک، ایک علوی آیا اور	ق ۲۲		ہیں۔ ایک دم حجرے کا کواڑ کھل گیا ایک آواز
زنبیل بھر کے کھانا لایا اور فرمایا تم نے نبی			آئی دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔
اکرم کی قبر اطہر پر شکایت کی کھانے کی انہوں		۱۳۹	ایک بزرگ نے فرمایا میں ہر نماز کے وقت
نے مجھ کو کہا کہ ان تینوں کو کھانا پہونچاؤ۔		ق ۳۷	اذان اور تکبیر کی آواز نبی اکرم ﷺ کے قبر
مسجد نبوی کے مؤذن کو خادم نے تھپڑ مارا	۱۳۴		شریف سے سنا کرتا تھا۔
مؤذن نے نبی اقدس کی حضور میں شکایت	ق ۲۶	۱۷۲	ایک لڑکی خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے یہ
کی اس پر فالج آیا اور تین دن بعد مر گیا۔		ق ۲	اشعار پڑھ رہی ہے۔ اگر میں اپنے محبوب
ایک شخص نے قبر اطہر پر جا کر شکایت کی اے	۱۳۴		سے تقرب چاہتی ہوں تو وہ فوراً مجھ سے
دادے ابا پانچ مہینے سے بھوکا ہوں کھانا حاضر	ق ۲۸		تقرب کرتا ہے۔ جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو
ہو گیا۔			میں اس میں فنا ہو جاتی ہوں پھر اسی کیلئے اسی
طاہر علوی کو علم غیب (عجیب وغریب قصہ)۔	۱۳۶		کی بدولت زندہ ہو جاتی ہوں۔ اور وہ میری
غرناطہ میں ایک شخص بیمار ہو گیا، وہاں کے	ق ۳۰ ۱۳۸		حاجت روائی کرتا ہے حتیٰ کہ میں خوب
وزیر عبداللہ نے ایک خط نبی اکرم ﷺ کی	ق ۳۵		لذت پاتی ہوں اور مزے میں آ جاتی ہوں۔
خدمت میں لکھا، وہ خط قبر شریف پر پڑھا گیا		۱۷۲	لڑکی نے جنید سے پوچھا تم اللہ کا طواف
اسی وقت وہ بیمار اچھا ہو گیا۔		ق ۲	کرتے ہو یا بیت اللہ کا طواف کرتے ہو؟
جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوا جنازہ	۱۳۸		جنید نے کہا بیت اللہ شریف کا طواف کرتا
نبی اکرم ﷺ کے مزار اقدس کے باہر رکھا	ق ۳۶		ہوں۔ لڑکی نے کہا جو مخلوق خود پتھر جیسی ہے
گیا اور اجازت مانگی گئی۔ یا رسول اللہ ﷺ			وہ پتھروں کا ہی طواف کرتی ہے۔
ابوبکر یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے		۱۷۳	ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے ۷۰ برس

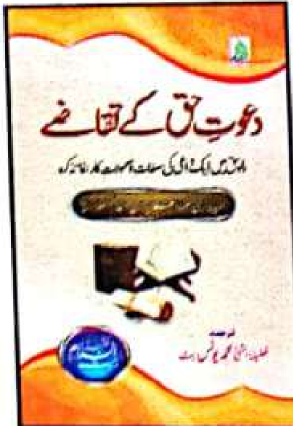
فضائل حج (جلد دوم)	صفحہ نمبر
سوال: دُعا کے وقت چہرہ مزار اقدس کی طرف کروں یا قبلہ کی طرف؟	۱۱۴ ق ۳۶
جواب: تیرا بھی وسیلہ اور تیرے باپ حضرت آدم کا بھی وسیلہ ہے۔	
مزار اقدس کیطرف منہ کر کے حضورؐ سے شفاعت چاہو۔	
نبی نے سلطان نور الدین سے خواب میں مزار اقدس کی حفاظت کی گزارش کی۔	۱۴۰ ق ۳۹
شیخین ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے مزار کا سودا حلب والوں کے ساتھ۔	۱۴۱ ق ۴۰
خواب میں یوسف علیہ السلام سے بات چیت ابو بکر دقاق نے یوسف علیہ السلام سے خواب میں کہا: آپ زلیخا سے خوب بچے، یوسف علیہ السلام نے کہا: آپ عسقلان کی لڑکی سے کیا خوب بچے۔	۱۹۸ ق ۳۳
عشق الٰہی کے مسئلہ میں بحث۔ جنید نے کہا: عاشق بندہ وہ ہے، جبار سبحانہ وتعالیٰ اپنی غیبت کے پردوں سے نکل کر اس پر ظاہر ہو گیا ہو۔	۲۰۳ ق ۳۳
حافظ محمد یوسف صاحب تصرف، زود اثر تعویذوں کے ماہر کا قصہ۔	۲۱۳ ق ۵۵
حضرت خضر نے بزرگ کو دعا سکھائی، مصیبت میں بزرگ کے کام آئی۔	۲۱۷ ق ۶۱
ایک بزرگ نے عبد الرحمٰن سے پوچھا: توکل کی حقیقت کیا ہے؟ کہا: بڑے اژدہے کے منہ میں تو ہاتھ دیدے، وہ اس کو کھالے، تب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو۔ بزرگ بایزید کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے متعلق دریافت کرنے۔ کواڑ بند تھے، اندر ہی سے جواب دیا: تجھے عبد الرحمٰن کے جواب سے کفایت نہیں ہوئی جو میرے پاس پوچھنے کیواسطے آیا؟ (توکل کی انوکھی تعریف، اور بایزید کا علم غیب)	۲۲۵
جلد دوم کے اختتام پر مولانا زکریا کی بدمی دعاء: حق تعالیٰ شانہ دین کے مرمٹوں کے طفیل سے ان کے فیوض وبرکات کا کچھ حصہ اس ناپاک سیہ کار کو بھی عطا فرمادے۔	۲۳۱

تبلیغی بھائیوں سے دردمندانہ اپیل

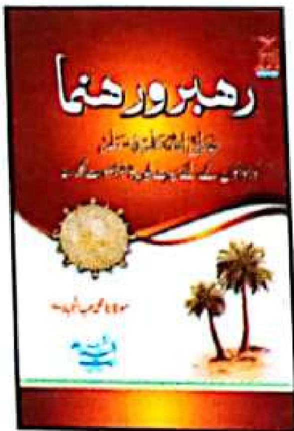
تبلیغی جماعت کے نصاب فضائل اعمال میں بے شمار جھوٹے قصے کہانیاں، من گھڑت داستانیں، جن سے صاف طور پر شرک کا پہلو نکلتا ہے درج ہیں، اور شرک کی موجودگی میں نیک اعمال بے فائدہ ہیں اللہ تعالیٰ کو شرک سے اس قدر نفرت ہے کہ سورہ انعام میں اٹھارہ برگزیدہ انبیاء کے فضائل کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اگر ان میں سے کوئی شرک کرتا تو ان کے سارے اعمال ضائع ہوجاتے۔ ﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾۔ سورۂ انعام آیت نمبر:۸۸۔ اور اگر وہ انبیاء، شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہوجاتے۔

قرآن کی واضح دلیل کے بعد ہم تبلیغی بھائیوں سے مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی نصاب کا بغور جائزہ لیں اور فضائل اعمال میں مبالغہ آمیز اور جھوٹے قصے شرکیہ جو بکثرت ہیں اس کی تعلیم کو ترک کریں اور تقلیدی جمود کو ختم کر کے اتباع کا جذبہ پیدا کریں قرآن کریم ہر قسم کے شکوک وشبہات سے پاک ہے۔ (البقرہ:۲) اس کے ترجمے اور تعلیم کا اہتمام کریں، قرآن کریم کی واحد تعبیر سنت رسول ﷺ ہے، اس کو لازم پکڑیں، قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں سچے فضائل موجود ہیں، ان کی تبلیغ کریں، اور فضائل اعمال کے جھوٹے فضائل کو ترک کریں، گمراہی بدعات سے پھیلتی ہے بدعت کو چھوڑیں اور اس سے بچیں۔ اگر آپ خالص توحید وسنت یعنی قرآن وحدیث کی دعوت لے کر اٹھیں تو اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہوگا۔ اِن شاء اللہ

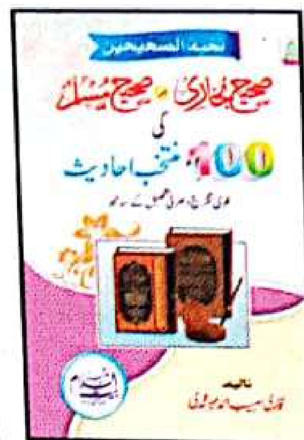


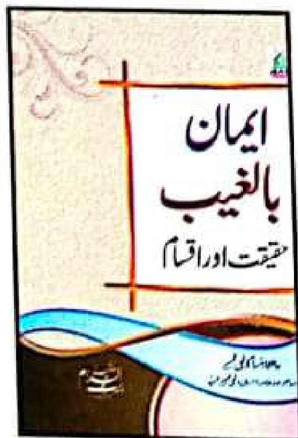


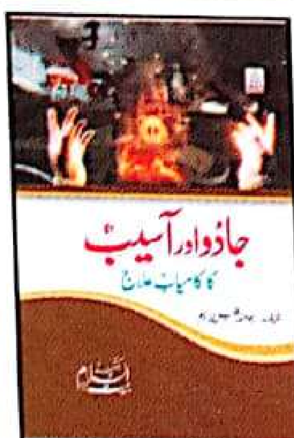


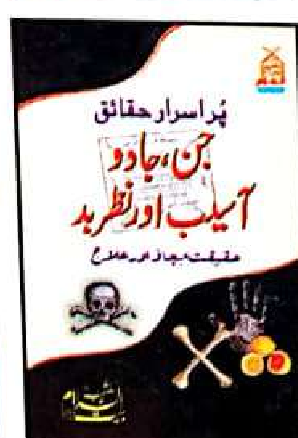














Distributer For U.P. & Other States

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com

₹ 25/-